جماعتِ اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

یَدُ اللہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ (ترمذی)

لَا جَمَاعَۃَ اِلَّا بِاِمَارَۃٍ (دارمی)

ہفت روزہ

تنظیم اہلحدیث لاہور

بانی: محدث العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 58 | شمارہ 2 | جمعۃ المبارک | 17 تا 23 جنوری 2014ء

فون: 042-37656730 فیکس: 042-37659847

آہ! اک اور چراغ گل ہوگیا!

یقیناً جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی حزن وملال سے پڑھی جائے گی کہ جماعت اہلحدیث کے معروف عالم باعمل اور امام العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید وکامل شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالوی طویل عرصہ علالت کے بعد مورخہ 14-01-2014 بروز منگل کو قضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی دینی وسماجی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ آپ سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں علمائے کرام مستفیض ہوئے ہیں اور آج اندرون اور بیرون ملک دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحوم انتہائی شریف النفس، منکسر المزاج، کم گو اور سنجیدہ انسان تھے کبھی بھی کسی کو شکوہ کا موقع نہیں دیا۔ آپ کی شخصیت حدیث رسول المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں'' کے مصداق تھی۔ آپ کی وفات حسرت آیات مسلک اہلحدیث، عزیز واقارب اور پسماندگان پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن، پروفیسر عبیدالرحمن محسن، محمد احسن کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ان کے صاحبزادے پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن نے نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھائی اور دوسری نماز جنازہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عتیق اللہ سلفی آف ستیانہ بنگلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ملک کے نامور جید علمائے کرام اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نماز جنازہ کا جم غفیر ان کی دین اسلام کی خدمات کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ ادارہ ''تنظیم اہلحدیث'' اور جامعہ اہلحدیث لاہور کے تمام اساتذہ اور طلباء پسماندگان پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن، پروفیسر عبیدالرحمن محسن، محمد احسن کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس WWW.jaamia.com

درس حدیث — حافظ امتیاز احمد

منافق کی نشانیاں!

((وعن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول اللهﷺ قال آیة المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا اتمن خان واذا وعد اخلف)) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ [متفق علیہ]

ایمان اور کفر کے درمیانی کیفیت نفاق کہلاتی ہے اور اپنے دل میں نفاق رکھنے والے کو منافق کہتے ہیں، رسول اکرمﷺ نے منافق کی نشانیاں بتلا کر امت مسلمہ کو منافق کی شر سے بچنے سے آگاہ فرمایا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں تین علامات بیان کی گئی ہیں جبکہ دوسری حدیث میں چوتھی کا بھی ذکر ہے کہ جب دو کسی سے جھگڑتا ہے تو بے ہودہ گفتگو کرتا ہے منافق کے متعلق رسول اللہﷺ نے فرمایا ''کہ وہ بہار پر آئی ہوئی بکری کی طرح ادھر ادھر پھرتا ہے ہر فریق کے پاس جا کر اس کے مطلب کی بات کرتا ہے اس لیے کہ جھوٹ بولنا تو منافق کی خصلت ہے۔''

منافق جو باہر سے گفتگو کرتا ہے اندر سے ویسا نہیں ہوتا۔ منافقت کی خصوصی علامات یہ ہیں کہ وہ جھوٹ بولتا ہے، امانت میں خیانت کرتا ہے اور وعدہ خلافی اس کی عادت ہوتی ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا ایک مسلمان سے کوئی اور برائی تو سرزد ہو سکتی ہے لیکن وہ جھوٹ کو اختیار نہیں کرے گا۔ رسول اللہﷺ نے مختلف انداز میں جھوٹ سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے، جس طرح ایک نیام میں دو تلواریں سما نہیں سکتیں اسی طرح مسلمان اور جھوٹ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ امانت داری بہت عمدہ خصلت ہے اس عادت کی بنا پر انسان کا وقار بلند ہوتا ہے اپنا پرایا ہر کوئی عزت واحترام کی نظر سے دیکھتا ہے امانت داری اسی بات کا نام ہے، جب امانت رکھنے والا اپنی چیز کا مطالبہ کرے اسے فوری طور پر لوٹا دے تاخیری حربے اختیار کرنا بھی خیانت ہے۔ امانت صرف مال یا کوئی چیز ہی نہیں بلکہ مجلس میں ہونے والی بات بھی امانت ہوتی ہے اسی طرح وعدہ پورا کرنا بھی ایماندار ہونے کی علامت ہے اور وعدہ خلافی کرنے والا منافق ہے، وعدہ کر کے اسے نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تاکہ انسان کی عزت میں کمی نہ آنے پائے۔

برادران اسلام! اب ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا کہ کہیں یہ منافقانہ علامتیں ہمارے اندر موجود تو نہیں؟ اگر ہیں تو ابھی وقت ہے اللہ تعالیٰ سے رو کر، گڑگڑا کر، اس کو راضی کر لیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اسی حالت میں موت آ جائے کہ ہم منافقانہ روش اختیار کیے ہوں؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

ہفت روزہ
جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان
تنظیم اہلحدیث لاہور
مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 4
تفسیر سورۃ الانعام 5
شاہ اربل کا تحفہ 7
تہذیب اور انسانیت...... 11

زر تعاون

فی پرچہ......10 روپے
سالانہ......500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ — پروفیسر میاں عبدالمجید

مروجہ میلاد اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

وطن عزیز میں ایک فرقہ بارہ ربیع الاول کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم پیدائش مناتا ہے۔ قیام پاکستان سے قبل اور قیام پاکستان کے بعد ساٹھ کی دہائی تک یہی فرقہ اس دن کو بارہ وفات کے نام سے مناتا رہا۔ حکومتی ایوانوں میں ہر دور میں رسائی کی بنا پر تعلیمی اداروں میں باقاعدہ بارہ وفات کے نام سے تعطیل عام ہوتی تھی۔ اب یہ تو وہی بتا سکتے ہیں کہ جن کے باپ دادا بارہ ربیع الاول کو یوم وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مناتے تھے ان کی اولادوں نے اس دن کو یوم میلاد کس حکم شرعی کی بنا پر منانا شروع کیا اور وہ جو گلے پھاڑ کر وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور ان لوگوں کو جو وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں بے ادب، گستاخ، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اپنے آباؤ اجداد کے بارے میں کیا فتویٰ دیں گے؟ ویسے یہ عقیدہ بھی خوب ہے، ایک نعت خواں آئے گا

''دم بدم پڑھو درود ۔۔۔ حضور بھی ہیں یہاں موجود''

دوسرا آئے گا

''ٹھنڈی ٹھنڈی وگ نئیں پُرے دی وائے نی ۔۔۔ آکھیں نبی پاک نوں روضے تے بلائے نی''

تیسرا آہیں بھرتا ہے

''سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں ۔۔۔ ہمارے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ''

اتنے میں مولانا صاحب کا خطاب شروع ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر وناظر ہیں۔ جو نہ مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، ہر جگہ موجود کا خطاب ختم ہوتے ہی اعلان ہو جاتا ہے کہ سب لوگ کھڑے ہو جاؤ حضور آگئے۔ حاضرین میں سے کوئی نہیں پوچھتا کہ مولانا صاحب جب یہاں موجود ہیں تو پھر یہ اعلان کیسا کہ اب آگئے ہیں؟ کون سی بات سچی ہے اور کون سی جھوٹی؟ کوئی دہائی دے رہا ہے کہ میرے گھر بھی تشریف لائیں، کوئی ہوا کو پیغام دے رہا ہے کہ مجھے روضہ پہ بلا لو، کوئی کہتا ہے یہیں موجود ہیں۔ کوئی مولانا سے پوچھے کہ ان میں سے کس کا عقیدہ صحیح ہے؟ کیونکہ ایک کی بات دوسرے سے نہیں ملتی جبکہ سب

ایک ہی فرقے کے لوگ ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی محبت کا ذریعہ بتایا: ﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ﴾ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبت کا طریقہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا: ((من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی فکان معی فی الجنۃ)) جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے حصول کا ایک ہی ذریعہ ہے وہ "اتباع سنت" ہے۔

آیئے انصاف کی نظر سے مروجہ طریق میلاد کا جائزہ لیں کہ یہ کہاں تک سنت نبوی کے معیار پر پورا اترتا ہے۔ سب سے پہلی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اپنا، نہ اپنے والدین کا، نہ اپنے آباؤ اجداد اسماعیل علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام کا، نہ اپنی اولاد میں سے کسی کا یوم پیدائش منایا۔ یہ تو آج کے عیسائیوں جنہوں نے اپنے نبی پر اُترنے والی آسمانی کتاب کو بھی تبدیل کر دیا۔ من گھڑت عقیدہ اور لوگوں کو جھوٹا جنت کا شارٹ کٹ راستہ بتانے کے لیے اپنے نبی کا یوم پیدائش منانا شروع کر دیا۔

برصغیر میں اکبر بادشاہ نے ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے "دین الٰہی" کے نام سے ایک جھوٹا اور من گھڑت دین بنایا۔ اس میں اپنا یوم پیدائش منانے اور اس دن خیرات کرنے کا عقیدہ اس مذہب میں شامل کیا۔ ہم الحمدللہ نہ عیسائیوں کے پیروکار ہیں اور نہ اکبر بادشاہ کے جھوٹے "دین الٰہی" کے پیروکار، لہٰذا یہ دن منانا اسلام میں نہیں ہے۔ دوم اس دن کو منانے کا طریقہ یہ ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جلوس نکالے جاتے ہیں جن میں ڈھول، بینڈ باجے، طبلے سارنگیوں کا استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "میں آلات موسیقی کو توڑنے کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔" ہمارے ہاں ملتان شہر میں گذشتہ سالوں سے اس دن ریچھ اور کتوں کی لڑائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ نوجوان لڑکے انڈین گانوں پر ناچتے ہیں۔ بتایئے ان میں سے کونسا عمل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے؟ پھر لکڑی سے خانہ کعبہ اور روضہ رسول کی شبیہ تیار کی جاتی ہے اور باقاعدہ ان دونوں کا طواف کیا جاتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے جو گھر تیار کیا جہاں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اور جس کے طواف کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور پھر روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ((مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ)) میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ہے۔ ان دونوں مقامات مقدسہ کی شبیہ بنا کر ان کو وہی تقدس دینا جو خانہ کعبہ کو اور روضہ رسول کو اللہ تعالیٰ نے تقدس دیا ہے لکڑی کی ان شبیہوں کو تقدس کس نے دیا؟ کیا ہمارا دین تصویر پرستی ہے؟

کچھ منچلے نوجوان اونٹوں کے اوپر عربی لباس پہنے صحابہ کرامؓ کا سوانگ رچاتے ہیں۔ کیا ہمارے مذہب میں اس طرح کے سوانگ رچانا جائز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو عیدیں ہی مقرر کی ہیں جو کہ ہمارا دین ہے۔ واضح رہے کہ نبی کا کام دین پہنچانا ہے دین بنانا نہیں، دین بنانا اللہ کا کام ہے، نبی تو خود دین کا پابند ہوتا ہے۔ یہ تیسری عید کس نے بنائی ہے؟ ہمارے ہاں ملتان میں تو شاہ رکن عالم کالونی میں سنا ہے باقاعدہ نماز عید میلاد کا اہتمام کیا جاتا ہے، ممکن ہے دیگر شہروں میں بھی ایسا ہوتا ہو۔ لیکن ابھی سرعام ادائیگی کی بجائے کوٹھیوں میں اہتمام کیا جاتا ہے۔ کیا برصغیر کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک بالخصوص سعودی عرب جو اسلام کا مرکز و منبع ہے، کیا وہاں بھی یہ اہتمام ہوتا ہے؟ بارہ ربیع الاول کو محافل نعت کا کثرت سے انعقاد ہوتا ہے جو کہ ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں۔ محافل نعت کا کوئی منکر نہیں ہے بلکہ یہ مجلس باعث برکت ہوتی ہے، بشرطیکہ نعت کی آڑ میں شرکیہ اشعار نہ ہوں اور احکام شریعت کی پابندی کے دائرے میں ہو۔ لیکن یہ مجالس جو میلاد النبی کے نام سے بارہ ربیع الاول کو منعقد ہوتی ہیں ایک طرف مرد جبکہ دوسری طرف عورتیں، درمیان میں کسی پردے کے بغیر بیٹھے ہوتے ہیں اور عورتوں کی غالب اکثریت بے پردہ ہوتی ہے۔ اسٹیج پر نوجوان لڑکیاں بے پردہ نعت خوانی کرتی ہیں اور اپنی مترنم آواز سے مجلس کو مسحور کرتی ہیں جبکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی آواز کو بھی پردہ قرار دیا ہے۔

(بقیہ ص:15)

الاستفتاء

حافظ عبدالوہاب روپڑی

جبراً صلح اور اس کا شرعی حکم

سوال: اگر فریقین کے درمیان بات چیت کے دوران ایک فریق کی غلطی ثابت ہو جائے اور وہ بھری پنچائت میں اپنی غلطی کا اقرار بھی کرے تو کیا پنچائت مظلوم فریق کو زبردستی پابند کر سکتے ہیں کہ وہ خطا کار کو معاف کر دے، اس سلسلہ میں شریعت اسلامیہ کیا کہتی ہے؟ 1۔ پنچائتی علماء زبردستی مظلوم فریق کو صلح پر مجبور کر سکتے ہیں۔ 2۔ کیا پنچایت زبردستی مظلوم فریق کو معاف کرنے کے لیے دباؤ ڈال سکتی ہے۔

3۔ کیا پنچایت زبردستی صلح کا فیصلہ مظلوم فریق پر ٹھونس سکتی ہے۔

الجواب بعون الوہاب: حدیث مبارکہ میں ہے: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خرید کر آزاد کر دیا تو اس کا خاوند غلام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دے دیا کہ اگر وہ اس سے جدا ہونا چاہے تو جدا ہو سکتی ہے۔ "وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا" بریرہ کا خاوند غلام تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو علیحدگی کا اختیار دیا تو اس نے خاوند سے الگ ہونا پسند کیا۔ [مسلم کتاب العتق باب بیان الولاء لمن اعتق ج ٥ جزء ١٠ ص ١١٨ رقم الحدیث ١٥٠٤]

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: ((أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ)) "بریرہ کا شوہر ایک حبشی غلام تھا اور اس کا نام مغیث تھا وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے روتا ہوا پھر رہا تھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے تو رسول اللہ ﷺ نے یہ منظر دیکھ کر ابن عباسؓ کو فرمایا کہ تو بریرہ کی نفرت اور مغیث کی محبت پر تعجب نہیں کرتا اور ساتھ ہی بریرہؓ کو فرمایا اگر تو مغیث "اپنے خاوند" کے پاس رہے تو کوئی بات نہیں بریرہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اے اللہ کے رسول کیا آپ مجھے اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کا حکم تو نہیں دیتا بلکہ سفارش کرتا ہوں تو بریرہؓ نے عرض کی: لاحاجة لي فيه مجھے اس کے ساتھ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔" [بخاری بشرح الكرمانی كتاب الطلاق باب شفاعة النبی فی حق زوج بریرۃ ج ١٩ ص ١٦٠، ١٦١ رقم الحدیث ٥٢٨٣]

یہ حدیث مبارکہ اس بات پر واضح دلالت کرتی ہے کہ ثالث یعنی صلح کرانے والا صرف صلح کا مشورہ ہی دے سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا. "اگر میاں بیوی کے درمیان اختلاف ہو جائے تو تم ایک حکم (ثالث) خاوند اور ایک حکم (ثالث) بیوی کی طرف سے مقرر کرو اگر وہ دونوں (میاں بیوی) صلح کا ارادہ رکھتے ہوں" [سورۃ النسآ: ٣٥ پارہ ٥]

صورت مسؤلہ میں فریقین کو ثالث صلح پر مجبور نہیں کر سکتا بلکہ ان کو نصیحت کرتے ہوئے صلح کے فوائد اور ثمرات بتلا کر اس کی طرف راغب کر سکتا ہے تاکہ فریقین دلی خوشی سے صلح کریں اور ان کی نفرتیں حقیقی محبت میں تبدیل ہو جائیں اور ایسی ہی صلح سے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ بلکہ جبراً صلح عام طور پر اختلاف اور غلط فہمیوں کو جنم دیتی ہے اسی لیے شریعت مطہرہ نے ایسی صورت میں جبر کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ فرمایا اگر فریقین صلح پر آمادہ ہو تو پھر صلح کے لیے ثالث مقرر کرو۔ فقط

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 26)

﴿وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○﴾ ''اور اگر بلاشبہ ہم ان کی طرف فرشتے نازل کرتے اور ان سے مردے کلام کرتے اور ہم (ان کی) ہر (مطلوبہ) چیز ان کے سامنے پیش کر دیتے تو بھی وہ ایمان نہ لاتے، ہاں اگر اللہ ایسا چاہتا (تو اور بات تھی) لیکن ان میں سے اکثر جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں (۱۱۱) اور اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں ہر نبی کے دشمن شیاطین بنائے ان میں سے ہر ایک دوسرے کے کان میں لگی لپٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے تاکہ اسے دھوکے میں رکھے اور (اے نبی) اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ یہ کام نہ کرتے چنانچہ آپ ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ جھوٹ گھڑ رہے ہیں اس کو رہنے دیجئے۔ (۱۱۲) (اس لیے بھی) اور تاکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل اس جھوٹ کی طرف مائل ہو جائیں اور وہ اس (جھوٹ) کو پسند کرتے ہیں اور وہ جو (برائیاں) کر رہے ہیں کرتے رہیں (۱۱۳)''

مشکل الفاظ کے معانی

قُبُلًا: سامنے

زُخْرُفَ الْقَوْلِ: چکنی چپڑی باتیں

وَلِتَصْغٰى: اور تاکہ مائل ہوں

وَلِيَقْتَرِفُوْا: اور جو وہ کام کرتے ہیں

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کا معجزات طلب کرنا ذکر فرماتے ہوئے وضاحت کی کہ مطلوبہ معجزہ کے حصول کے بعد بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر مطلوبہ معجزہ کے علاوہ اور بھی معجزات ان پر نازل فرما دیں تو پھر بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

﴿وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى﴾

مشرکین مکہ مختلف اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزات کا مطالبہ کرتے تاکہ وہ معجزہ کو دیکھ کر ایمان لے آئیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مطلوبہ معجزہ (کوہ صفا کا سونا بن جانا) کی طلب کے لیے دعا کا ارادہ کیا تو آپ علیہ السلام کو اس چیز سے یہ کہہ کر روک دیا گیا کہ اگر ہم ان پر فرشتے بھی نازل کریں اور یہ فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور مردے زندہ ہو کر ان سے ہم کلام ہوں اور آپ کی رسالت کے حق میں گواہی دیں اور اس سے بھی بڑھ کر ہم ہر چیز کو ان کے سامنے اکٹھا کر دیں اور یہ تمام چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کی تصدیق کریں تو پھر بھی یہ مشیت الٰہی کے بغیر ایمان نہیں لائیں گے۔

ان کی اکثریت اسی لیے جاہل ہے کہ وہ ایمان کو صرف نشانیوں اور معجزات کے ساتھ مشروط کر رہے ہیں۔ حالانکہ علم اور عقل کا یہ تقاضا تھا کہ وہ حق اور صراط مستقیم کو ان طریقوں کے ساتھ تلاش کرتے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا تھا۔ اس لیے چاہیے تو یہ تھا کہ وہ حق پر عمل پیرا ہو کر اس کی اتباع پر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد طلب کرتے اور ظاہری اسباب اور معجزات کا مطالبہ نہ کرتے کیونکہ یہ تمام مطالبات ان کے لیے بے فائدہ تھے۔

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ﴾ انبیائے کرام علیہم السلام نے جب بھی توحید بیان کرتے ہوئے لوگوں کو ان کی کمزوریوں سے آگاہ کیا تو وہ لوگ دشمنی پر اتر آئے، اسی لیے اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان دشمنوں کی وجہ سے پریشان نہ ہوں کیونکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کے ساتھ ساتھ انہیں تکلیفیں بھی دی گئیں تھیں اور وہ اس پر بھی صبر کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے مقام پہ فرمایا ﴿مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ٥﴾ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی باتیں کہی جاتیں ہیں جو سابقہ انبیاء علیہم السلام سے کہی گئیں، بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب بخشنے والا اور دردناک عذاب کرنیوالا ہے۔" [حٰم السجدہ: ۴۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُوپر نازل ہونے والی وحی اور اس سے پیدا ہونے والی کیفیت ورقہ بن نوفل کو بتلائی تو اس نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کہ کہ جس طرح کا دین آپ لے کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ کا جو بھی نبی اس طرح کا دین لے کر آیا تو اس سے دشمنی کی گئی۔ [صحیح بخاری بشرح الکرمانی باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ج 1 ص 83 رقم الحدیث 3 مسلم کتاب الایمان باب بدء الوحی الی رسول اللہ ج 1 جزء 2 ص 161 رقم الحدیث 160]

انبیاء علیہم السلام کے دشمن شیاطین سیرت جنوں اور انسانوں میں ہیں یعنی ہر وہ شیطان ہے جو شرک کے ساتھ اپنے جیسے کو دین سے دور کر دے، ور رسولوں کے دشمن اسی قسم کے شیاطین صفت جن اور انسان ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں اور انسانوں سے بھی جو ایک دوسرے کے دل میں باتیں ڈالتے ہیں۔ [تفسیر عبدالرزاق ج 2 ص 62 رقم الحدیث 846]

﴿يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ﴾ وہ دھوکہ دینے کے لیے ایک دوسرے کے دل میں ایسی مزین اور خوبصورت باتیں ڈالتے ہیں جنھیں سن کر جاہل فریب خوردہ ہو جایا کرتے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، یعنی یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے کہ ہر نبی کے لیے ان لوگوں میں سے دشمن بنا دیے۔

﴿فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ٥﴾ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین و کفار کی سازشوں اور مکر و فریب کی پرواہ نہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چھوڑ دیں یہ جو افترا بازی کرتے ہیں اس سے یہ آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی مکمل توکل کریں اور وہ (اللہ تعالیٰ) آپ کو ہرگز تنہا نہیں چھوڑے گا بلکہ زندگی کے ہر میدان میں آپ کا حامی و ناصر ہوگا۔

﴿وَلِتَصْغٰى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ﴾ تا کہ ان مزین باتوں کی طرف صرف ان لوگوں کے دل مائل ہوں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور وہ اس جھوٹ پر راضی ہوں، وہ اس جھوٹ کو پسند کریں جبکہ ایسا صرف وہی انسان کر سکتا ہے جس کا آخرت پر یقین نہ ہو۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ٥ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ٥﴾ "اے مشرکین تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ اور تم مل کر بھی اللہ کے خلاف نہیں بہکا سکتے مگر اسی آدمی کو جو جہنم جانے والا ہے۔" [الصفت: 163 تا 161]

﴿وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ٥﴾ جو کام وہ کرنے لگے ہیں وہی کرنے لگیں۔ علی بن ابو طلحہؒ نے ابن عباسؓ سے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ جو وہ کمائی کرتے ہیں وہی کرنے لگے۔ [تفسیر طبری ج 9 ص 505]

[illegible] (۱) اللہ تعالیٰ کفار کی ضد اور ہٹ دھری کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر ان کے پاس فرشتے آ جائیں، مردے ان سے کلام کریں اس کے علاوہ دیگر معجزات بھی انہیں دے دیے جائیں تو وہ اپنی ضد اور عناد کی بنا پر دین اسلام کو قبول نہیں کریں گے (۲) ہر نبی کا جنوں اور انسانوں میں سے دشمن ہے اور یہ ایک دوسرے کو مزین باتیں بتلا کر توحید الٰہی سے منحرف کرتے ہیں (۳) اللہ تعالیٰ تمام مشرکین کو ایمان کی طرف پھیرنے پر قادر ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت، حکمت اور ارادے کے تحت اس اختیار کو ترک کرتے ہوئے انسان کو اختیار دیا تا کہ جس طرح کے ان کے اعمال ہوں ویسا ہی ان سے سلوک کیا جائے گا۔

شاہِ اربل کا تحفہ!

مولانا عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ماہِ ربیع الاول میں اکثر لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے سلسلہ میں محافل وجلوس کا انعقاد کرتے ہیں اور آپ کے مولود مسعود پر اظہار مسرت اور اس دن اذکار واستغفار، صدقہ وخیرات، خوب چراغاں کرنے اور بہترین کھانا پکانے کو باعثِ برکت تصور کرتے ہیں۔

بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے اعلیٰ وافضل، خاتم النبیین اور بعد از خدا بزرگ وہی قصہ مختصر ہیں۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ان محافل وجلوس کا انعقاد واہتمام اظہار تشکر کی بنا پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا یا تابعین، تبع تابعین (ائمہ کرام) سے ان محافل کے انتظام وانصرام اور شمولیت کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟

یہ لوگ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام لوگوں سے زیادہ حریص ومشتاق تھے۔ اگر ان لوگوں سے اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو پھر ہمیں کیا حق حاصل ہے کہ ہم ان کے کردار وفرامین سے روگردانی کر کے ایسی محافل منعقد کریں جس کے انعقاد اور شمولیت سے ان حضرات نے سختی سے منع فرمایا ہو۔ پھر ولادت باسعادت کے دن اظہار مسرت کا نام محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

تاریخی شہادت

کتب احادیث وتواریخ کی ورق گردانی سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ محفل میلاد سن ہجری کے چھ سو سال بعد ایجاد ہوئی۔ صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ اربعہ کے دور میں بالکل ناپید ہے۔ چنانچہ تاریخ کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان میں اس کی شہادت موجود ہے کہ سن ۵۸۶ ہجری میں سلطان صلاح الدینؒ نے ابوسعید کو کبوری الملقب بہ ملک المعظم مظفر الدین المتوفی ۶۳۰ھ کو شہر اربل کا گورنر مقرر کیا۔ یہ بادشاہ نہایت مُسرف (فضول خرچ)، بے دین اور عیاش تھا۔ محفل میلاد سب سے پہلے اس نے ایجاد کی، جو آج بھی دنیا کے اکثر حصوں میں مروّج ہے۔

تفصیل

تاریخ ابن خلکان میں اس کی تفصیل یوں ہے کہ شاہ اربل سعادت سے کوسوں دور اور شقاوت سے بھرپور تھا، فسق وفجور کا بازار ہر وقت گرم رکھتا تھا اور مجلس مولود کو ہر سال نہایت شان وشوکت سے مناتا تھا۔ جب شہر اربل کے قرب وجوار پہ خبر پہنچی کہ شاہِ اربل نے ایک مجلس قائم کی ہے۔ جس کو وہ بڑی عقیدت مندی اور شان وشوکت سے انجام دیتے ہیں۔ تو بغداد، موصل، جزیرہ سجاوند اور دیگر بلادِ عجم سے گویئے، شاعر اور واعظ بادشاہ کو خوش کرنے کے لیے بمہ آلات لہو ولعب ماہِ محرم الحرام سے ہی شہر اربل میں آجاتے اور قلعہ کے نزدیک ایک ناچ گھر ان کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ جس میں کثرت سے قبے اور خیمے تھے۔

شاہِ اربل بھی ان خیموں میں آ تا گانا سنتا اور کبھی کبھی مست ہو کر ان گویوں، بھانڈوں کے ساتھ خود (علامہ ابن جوزیؒ نے بھی اپنی تاریخ مرآۃ الزمان میں اشارہ کیا ہے۔ ویرقص نفسه) بھی رقص کرتا۔ [مراۃ الزمان] ماہِ صفر سے ہی مجلس مولود کی تیاریاں شروع ہو جاتیں اور ماہ ربیع الاول کو مولود منایا جاتا اور شاہی قلعہ سے اونٹ، گائے اور بکریاں ناچ گھر کے مذبح خانے میں اس قدر ذبح کی جاتیں کہ الامان والحفیظ۔

جب اس محفل کا ہر سو چرچا ہوا تو الناس علی دین ملوکهم کے تحت ضعف ایمان کے ہیرو خوشامدی ٹٹو بن گئے اور ابن دحیہ جیسے احمق اور خبیث اللسان نے اس کی تائید میں رسالہ "التنویر فی مولود

السراج المنیر" لکھ کر شاہ اربل سے ایک ہزار اشرفی انعام لیا۔ تفصیل کے لیے ابن خلکان ص ۳۳۶ و ۳۳۷ ج ۳ ملاحظہ ہو۔

وما افسد الدین الا الملوک

احبار سوء ورهبانها

یہ تھا شاہ اربل کا گرانقدر تحفہ جس کو نام نہاد مسلمانوں نے شرعی مقام بخشا اور ہر سال اس بدعت کی ترویج میں کروڑوں روپیہ خرچ کرنے سے دریغ نہیں کیا۔

ابن دحیہ کے متعلق ائمہ دین کے ارشادات

آیئے! شاہ اربل کے اس گرانقدر تحفے کو شرعی مقام بخشنے والے ابن دحیہ کے متعلق ائمہ دین اور محدثین کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

(1) ابن دحیہ نہایت متکبر، گستاخ، ائمہ دین اور محدثین پر سب وشتم کرنے اور ان کی عیب جوئی میں بڑا بے باک تھا۔

[لسان المیزان ج ۲ ص ۲۹۲]

(2) امام سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ: ((ان ابا الخطاب ابن دحیه کان یفعل ذلک وکانه الذی وضع الحدیث فی قصر المغرب)) یعنی ابن دحیہ بڑا وضاع الحدیث تھا، مولود کے متعلق جھوٹی روایات بنا کر لوگوں کو سناتا۔

(3) قاضی واصلؒ فرماتے ہیں کہ ابن دحیہ حدیث بیان کرنے میں بے تکی اور انکل پچو سے کام لیتا تھا۔ [لسان المیزان ج ۴ ص ۲۹۲]

(4) ((انه کان یدعی اشیاء لاحقیقة لها)) ایسی چیزوں کا دعویدار تھا جن کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ [لسان المیزان ج ۴ ص ۲۹۳]

(5) امام ابن عساکرؒ فرماتے ہیں کہ ابن دحیہ حدیث نبوی ﷺ میں کذب بیانی اور بے اصل بات کہنے میں بے باک تھا۔

[لسان المیزان ج ۴ ص ۲۹۷]

(6) علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے لسان المیزان میں ج ۴ ص ۲۹۶ پر ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ امام علی بن حسن اصبہانیؒ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ ابن دحیہ کا ہمارے شہر سے گزر ہوا۔ اس نے اپنے تئیں بڑا محدث وفقیہ، ادیب مفسر اور متقی و پرہیزگار ظاہر کیا اور میرے والد نے ان کی خوب تواضع کی۔ اتنے میں ابن دحیہ نے ایک جانماز نکالا اور چوم کر کہا کہ خدا کی قسم اس جانماز پر میں بیت اللہ میں ہزار سے زیادہ نفل نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھ چکا ہوں اور بارہا اس مصلی پر بیٹھ کر قرآن مجید ختم کیا ہے۔ والد صاحب نے وہ مصلی ابن دحیہ سے خرید لیا۔ اسی دن اصبہان سے عصر کے بعد ایک شخص والد صاحب کے پاس آیا۔

اتفاقاً ابن دحیہ کا ذکر بھی آ گیا، نووارد نے کہا کہ کل ابن دحیہ نے بڑا قیمتی مصلی بازار سے خریدا ہے۔ والد صاحب نے وہی مصلی پیش کر دیا جس کے متعلق ابن دحیہ نے حلفاً کہا تھا کہ "میں نے اس مصلی پر ایک ہزار رکعت اور بارہا قرآن مجید بیت اللہ میں بیٹھ کر ختم کیا ہے، اس شخص نے دیکھتے ہی کہا: قسم بخدا یہ وہی جانماز ہے۔ والد صاحب یہ سن کر خاموش ہو گئے اور اس کی یہ چالاکی اور کذب بیانی دیکھ کر دنگ رہ گئے اور اس کو اپنی نظروں سے گرا دیا۔

اب یہ بات واضح ہو گئی کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز کا فتوی دینے والا ابن دحیہ پیٹ پرست، خوشامدی، کذاب، وضاع الحدیث اور خبیث اللسان تھا۔ کیا ایسے دروغ گو اور ہرزہ سرا مولوی کا فتوی شرع محمدی ﷺ میں قابل حجت اور قابل سند بن سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

خلاف پیغمبر کسے راہ گزید
ہر گز بمنزل نخواہد رسید

[سعدیؒ]

اب محفل میلاد کے متعلق ائمہ دینؒ کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

محفل میلاد بدعت ہے

(1) امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: ((ان اصل المولد بدعة لم ینقل من احد من السلف الصالح فی القرون الثلاثة)) محفل میلاد دراصل بدعت ہے جس کا ثبوت صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے نہیں ملتا۔

(2) ((قال عبدالرحمن المغربی عن الحنیفة فی فتاوئه ان

عمل المولود بدعة لم يقل ولم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم والخلفاء والائمة)) علامہ عبدالرحمٰن حنفیؒ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں کہ محفل میلاد بدعت ہے نہ اسے حضورؐ نے فرمایا اور نہ ہی صحابہ کرام اور ائمہ اربعہ نے اس طرف توجہ کی اور نہ کسی کو کرنے کی اجازت دی۔

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(3) ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبدالمجید مالکیؒ نے **تكملة التفسير** میں لکھا ہے((**مايهتم لعمل المولد فى الربيع الاول بدعة فيليق ان ينكر على مايهتم به**)) جو مجلس میلاد ربیع الاول کے مہینہ میں رچائی جاتی ہے یہ صریح بدعت ہے، مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسی محافل میں شرکت نہ کریں۔

(4) علامہ شرف الدین احمد حنبلیؒ فرماتے ہیں:

((**ان مايعمل بعض الامراء فى كل سنة اقفلا لمولده فمع اشتماله على التكلفات الشنيعة بنفسه بدعة احدثه من يتبع هواه ولا يعلم ماامره صاحب الشريعة ونهاه**)) بعض لوگ ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر ولادت کے متعلق جو محافل قائم کرتے ہیں وہ سراسر بدعت ہے، اس کے موجد خواہشات نفسانیہ کے پابند اور احکام شریعت سے بالکل بے خبر تھے انہیں کوئی علم نہیں کہ صاحب شریعت نے کس چیز کا حکم دیا ہے اور کس چیز سے منع کیا ہے؟

(5) علامہ ابن الحاج مالکیؒ نے اپنی کتاب ''مدخل'' میں اس کو بدعت لکھا ہے اور اس کے جملہ امور کو خلاف شرع گردانا ہے۔[مدخل]

(6) علامہ علاء الدین شافعیؒ فرماتے ہیں کہ محفلِ میلاد بدعت ہے۔

[شرح البعث والنشور]

(7) علامہ تاجدین فاکہانیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں میلاد کی محفل کے متعلق کوئی دلیل نہیں ملی۔ صحابہ کرام اور ائمہ اسلام سے بھی اس کے متعلق جواز کا فتویٰ معقول نہیں مل سکا۔ بلکہ یہ ایک بدعت ہے جس کو شکم پرور اور نفس پرست لوگوں نے ایجاد کیا۔ تفصیل کے لیے ''الہادی للفتاوی سیوطی ص ۲۹۳ تا ۲۹۶ ملاحظہ فرمائیں۔

[عزیز الآبادی]

(8) علامہ محمد بن ابی بکر المخزومیؒ ((**کتاب البدع والحوادث**)) میں رقم طراز ہیں((**ومن المنكرات القبيحات والمكروهات الفضيحة فى هذه الاعصار ما يعمل بمولد النبى وما هلك امته من امم المرسلين الابابتداع فى الدين**)) تمام برائیوں اور گمراہیوں سے بڑھ کر برائی اور گمراہی فی زمانہ مجلس میلاد کا قیام ہے اور سابقہ امتوں کی تباہی صرف بدعت کی وجہ سے ہوئی ہے۔

(9) امام نصیر الدین شافعیؒ سے محفل میلاد کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کا کرنا سلف صالحینؒ سے منقول نہیں بلکہ یہ مجلس عہد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے بعد برے زمانہ میں رائج ہوئی، جو کام انہوں نے نہیں کیا ہمیں اس کام کو کر کے بدعتی بننے کی کیا ضرورت ہے؟

دیکھئے کتاب شرع الہیہ **تلك عشرة كاملة**'' ان ارشادات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جو کام عہد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں ناپید و مفقود ہو، اس کو ایجاد کرنا اور فروغ دینا بدعت ہے اور ایسے کام کرنے والے کا کوئی عمل بارگاہ ایزدی میں مقبول نہیں اور ایسے اشخاص کی حوض کوثر سے بھی محرومی ہوگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے صدا آئے گی((**سحقا سحقا لمن غير بعدى**)) (الحدیث) دین میں نئے امور کو فروغ دینے والوں کے لیے جہنم ہے ان کا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

محترم قارئین! عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھرپور حصہ لینے اور مال و دولت کو ضائع کرنے کا نام حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں، بلکہ اس میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مذاق ہے۔ اگر اس دن کو منانا ثابت ہوتا تو صحابہ کرام جیسی جانثار جماعت اس سعادت سے کیوں محروم رہی؟ تابعین اور تبع تابعین اس نیکی سے کیوں محروم رہے؟ جن کی زندگیاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ایماء پر بسر ہوئیں مگر انہوں نے ہر اس کام سے گریز کیا جس پر ہادیٔ برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نہ تھی۔

لو کان حبک صادقا لاطعته ان المحب لمن یحب مطیع

واقعہ تین اشخاص

تین اشخاص پیغمبر علیہ السلام کی ازواج مطہرات کے پاس آئے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی عبادت کے متعلق دریافت کیا، جب ان کو عبادت کی کیفیت بتائی گئی تو انہوں نے اپنے خیال میں اپنی عبادت کو حقیر جانا اور تینوں نے علی الترتیب یہ بیان دیا کہ:

۱۔ میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور ناغہ نہ کروں گا۔

۲۔ میں تمام رات عبادت کروں گا (نماز پڑھوں گا) اور نیند نہ کروں گا۔

۳۔ میں شادی نہ کروں گا، کیونکہ اہل وعیال عبادت میں رکاوٹ کا باعث بن سکتے ہیں۔

جب ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے اور آپ کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: تم سب سے زیادہ میں پرہیزگار ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور نیند بھی کرتا ہوں، شادیاں بھی کی ہیں۔ یاد رکھو! جس شخص نے میرے طریقے سے روگردانی کی اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ [مشکوۃ ج ۱ ص ۲۷]

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ نماز روزہ افضل ترین عبادت ہے مگر اسوہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ان کی ادائیگی وبال جان ہے۔

واقعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ

اسی طرح صاحب مشکوۃ نے کتاب الجہاد میں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر کیا ہے کہ ان کو فوج کے ہمراہ ایک مہم پر جانے کا حکم ہوا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھنے کی نیت سے حضرت عبداللہؓ نے فوج کو علی الصبح روانہ کر دیا اور خود نہ گئے۔

جمعہ سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن رواحہ کو دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ! تو نے فلاں فوج کے ساتھ جانا تھا؟ یہاں ٹھہرنے کا کیا مقصد؟ تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے عرض کی! آپ کی اقتداء میں جمعہ پڑھنے کے شوق سے رہ گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے عبداللہ! اپنے خیال اور مرضی سے کی ہوئی نیکی قبول نہیں۔ اگر روئے زمین کی تمام دولت تیرے قبضہ میں آجائے اور تو اس کو راہ خدا میں صرف کر دے، پھر بھی تو ان لوگوں کے ثواب اور مرتبہ کو نہیں پا سکتا جو میرا فرمان سن کر روانہ ہو گئے تھے۔

[مشکوۃ ج ۲ ص ۳۴۰ مطبوعہ نور محمد کراچی]

قارئین! غور فرمائیں کہ نماز جمعہ کی ادائیگی سے ہفتہ عشرہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور پھر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک جمعہ ادا کرنے سے ایک ہزار جمعوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اور پھر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تو نور علی نور ہے، لیکن آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ! روئے زمین کی تمام دولت راہ خدا میں خرچ کرنے سے بھی وہ ثواب اور مرتبہ نہیں مل سکتا جو میرا اشارہ پا کر عمل کر چکے ہیں۔

((اللھم وفقنا لما تحب وترضی))

بدعت کی تعریف

بدعت کی تعریف امام نوویؒ نے شرح مسلم ص ۲۸۵ پر یوں کی ہے: ((کل شئی عمل علی غیر مثال سابق)) اور مختار الصحاح ص ۳۲ پر ہے: ((فالبدعة عبارة عن طریقه فی الدین مخترعة تضاهی الشرعیة یقصد بالسلوک علیها المبالغة فی التعبدلله سبحانه)) خلاصہ یہ ہے کہ "بدعت ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو دین میں نئی ایجاد کی گئی ہو اور کتاب وسنت میں اس کا اصل نہ ہو۔"

محترم قارئین! عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم موجودہ دور کی بدعت ہے جس کا وجود ۶۰۰ھ تک ناپید ہے اور ۶۰۴ھ کے بعد ایک مسرف، بے دین اور عیاش بادشاہ نے اس کو ایجاد کیا۔ یہ تحفہ مسلمانوں کے قلوب وجنان میں اتنا بلند مقام حاصل کر گیا ہے کہ نام نہاد مسلمانوں نے اور پیٹ پرست ملاؤں نے اس کو تیسری عید تصور کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق فرمائے اور بدعات وخرافات سے جملہ مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

☆........☆........☆

تہذیب اور انسانیت دوراہے پر...... زندگی یا موت؟

پروفیسر رعیت علی بقاپوری

ٹیکنالوجی کی حیرت انگیز ترقی، اشیائے عیش وعشرت کی کثرت، دولت کے انبار، لذات میں تنوع، گورے بدن، چمکدار چہرے، پرکشش معیار زندگی کی تمنا، محل نما عمارات کی تعمیر، نئے ماڈل کی گاڑیوں کی خرید، پنج تارہ ہوٹلوں کی ضیافتیں، اعلیٰ سماجی حیثیت کا حصول، زندگی کی مقدس اور رفیع الشان اخلاقی وسماجی قدروں کی پامالی، اوباشی وفحاشی کے حیاسوز مناظر، درندگی اور سفاکی کے الم ناک واقعات کا ظہور، لذت پرستی کا سیلاب بلاخیز، تزئین بدن کی ہر آن ترقی کرتی صنعت، سیاسی وسماجی اقتدار کے حصول کے لیے انسان کی اضطراب انگیز آرزو، لافانیت اور بقائے دوام کی ازلی انسانی خواہش، لامقصدیت کا درد انگیز منظر، اعصابی وذہنی امراض، خاندانی اور سماجی رشتوں کی شکست وریخت، اُجڑے گھرانے، بوڑھے والدین کے لیے اولڈ ہومز کا قیام، تباہ کن جنگیں، گھناؤنے جرائم، مادی واخلاقی آلودگی، تشدد اور جبر کے خونیں واقعات کا طلوع، ذہنی دباؤ اور ذہنی تناؤ کے الم آفرین مظاہر، مشقت زدہ افراد کے اذیت ناک حالات زندگی، غرباء کی شکستہ جھونپڑیاں، روحانیت، خیر اور تقدس کے انوار وفضائل کا فقدان اور بے بس اور دکھی افراد کی یہ یاس انگیز آرزو، کہ اب قیامت آہی جائے تو بہتر ہے تاکہ زندگی کی قید سے جان چھوٹ جائے۔

انسان کے غیر متوازن فکری اور عملی رویوں کی یہ غیر صحت مند اور پریشان کردینے والی علامات ظاہر کرتی ہیں کہ عصر جدید کا انسان زندگی کی بازی ہار رہا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ دور جدید میں انسانوں کی کثیر آبادیاں صداقت اور خیر کے راستے سے دور ہو چکی ہیں اور اسلام کے ساتھ ان کا رشتہ کمزور ہو چکا ہے۔ انسان نے زندگی کا قیمتی ترین خزانہ یعنی روحانی سکون کی دولت کھودی ہے۔ وہ انسانیت کی اعلیٰ ترین تہذیبی واخلاقی قدروں سے تہی دامن ہو چکا ہے۔ وہ حیوانیت اور لذتیت کی صلیب پر لٹکا نشان عبرت بن چکا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس درندہ صفت انسان کے لیے اس دنیا میں جہنمی زندگی مقسوم کردی گئی ہے۔ لیکن در توبہ بھی ابھی تک کھلا ہوا ہے، اگر دور جدید کا یہ بھولا بھٹکا انسان در توبہ پہ جبین نیاز جھکادے تو اس کی اذیت زدہ روح کو روحانی سکون کی جنت گم گشتہ دوبارہ حاصل ہوسکتی ہے، یہ دنیا کی بین ترین صداقت ہے۔ یہاں عمل کی صرف دو ہی راہیں، ایک خیر کی راہ اور دوسری شر کی راہ۔

تاریخ بشر کا حیرت انگیز واقعہ یہ ہے، کہ آیا عصر حاضر کا انسان الاسلام کا راستہ اختیار کرتا ہے یا الکفر کی راہ پر چلتا ہے۔ انسانیت کے عالمگیر تہذیبی تحفظ کا یہ آخری موقع ہے، بصورت دیگر اس غم نصیب انسان کی مادیت زدہ جاہلی تہذیب کے مکمل خاتمے کا فیصلہ بارگاہ قدس سے صادر ہونے میں دیر نہ لگے گی۔ انسانی مقدر انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جنت اور جہنم اس بات کے منتظر ہیں کہ انسان جدید الجنت کی راہ پر آتا ہے یا پھر الجہنم کی راہ اختیار کرتا ہے۔ یہ فیصلہ کن تاریخی دور آیا ہے، اگر انسانوں نے یہ سنہری موقع ضائع کردیا تو پھر جاہلی عصری تہذیب کے خاتمے کا الم انگیز حادثہ فاجعہ ضرور وقوع پذیر ہوگا۔ تب دھرتی پر ہی میزان عدل نصیب ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر فرشتے آتشیں ذروں کے ساتھ عذاب، آتش وبرق کی صورت زمین پر اتریں گے اور زمین کے سینے پر اللہ کے غضب کی بجلیاں کوندیں گی اور اللہ کا یہ فیصلہ سچ ثابت ہوگا کہ ہم نے تم سے پہلے بہت سی طاقتور اُمتیں ہلاک کردیں کیونکہ وہ متکبر اور سرکش تھیں۔ انہوں نے ہمارے رسولوں کی تعلیمات سے انکار کی روش اختیار کی تھی لہٰذا ہم نے ان پر پتھر برسا کر ان کا خاتمہ کردیا۔ ان بستیوں کو ملاحظہ کرو جو اپنی چھتوں کے ساتھ ویران وسنسان پڑی ہیں، کبھی یہ بستیاں شاد وآباد تھیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ عالمگیر حادثہ فاجعہ تیسری عالمی جنگ کی صورت میں رونما ہوجائے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اس لمحہ نامسعود کے آنے سے پہلے توبہ کرلیں تاکہ ہمارا مقدر محفوظ ہوجائے، بقول حکیم الامت ڈاکٹر علامہ اقبالؒ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے دنیا والو
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

ایک درسِ عبرت

طلوع سحر کا سہانا وقت، آسمان کی نیلاہٹ، آبشار کا ترنم، بلبل کا دردانگیز گیت، چمنستان میں گلاب کا مہکتا پھول، آفتاب تازہ کی آنکھوں اور صحنوں میں اترتی کرنیں، چاند کی چاندنی، صحرا کی وسعت اور اس میں آہو کا بوقتِ شام خرام ناز، جنگل کا سکوت، سمندر میں آب رواں کا شور، برسات کے قطروں کی رم جھم، کالی گھٹائیں، کھال کا بہتا پانی، پرندوں کی پروازیں تتلستان میں تتلیوں کا سہانا رقص، برسات اور بہار کے موسموں میں بادِنسیم کے فرحت بخش جھونکے، پرندوں کے رسیلے نغمے، ڈالیوں کا جھومنا، پہاڑوں کی زمردیں، چوٹیاں، جھرنوں کی موسیقی، شاندار حویلی میں شہنائیوں کی مدھ بھری، شیریں آوازوں کا جادو، شب کے وقت آسمان پر ستاروں کی تابندہ محفل، میدان جنگ میں مردانِ حق کے نعرہ ہائے تکبیر، بہن کی وفا، بیوی کی اُلفت، دوست کا پیار، ماں کی ممتا، بچے کی مسکراہٹ اور گلاب کے مہکتے پھول کی شاداب پتیوں پر شبنم کے قطروں کی پُر بہار شانِ رخشندگی۔

دوسری طرف صحن میں بچھی چارپائی پر جواں سال بیٹے کی میت، اس میت کے گرد بہنوں کے غم انگیز بین اور نالہ وماتم کی صدائے دردناک، ویران بستیاں، جلی ہوئی فصلیں، سنسان محلات، جھریاں پڑے چہرے، ٹھنڈیاں چولہے، ٹوٹے ہوئے پل، خشک نہریں، ٹوٹی ہوئی سڑکیں، ہسپتال کے ٹھنڈے اور تاریک کمرے میں بستر الم پر کروٹیں بدلتے بے قرار مریض کی آہیں اور کراہیں، مسخ شدہ لاشیں ہڈیوں کے ڈھانچے، تختہ دار پر لٹکے مجرم کی داستان غم، قحط زدہ علاقے، غربت زدہ گھرانے، بجھے ہوئے دل، بنجر روحیں، غم والم کے خونیں واقعات، دُکھی دلوں کی درد بھری فریادیں، کمھلائے ہوئے چہرے، ہنستے ہوئے وجود بہار کی رومان انگیز رتوں کا خزاں کی یاس انگیز رتوں میں تغیر وتبدیل اور پھر موت کا ہر آن تعاقب کرنا، دستِ قاتل اور بالآخر حیات کے خورشید تاباں کا شام اجل کی ظلمتوں میں ڈوب جانا اور انجام کار قیامت کا ہولناک زلزلہ، خوشی اور غم کے ان متضاد مناظر کو دیکھ کر انسان کی روح لرز جاتی ہے اور اس زندگی کی بے ثباتی پر یقین کامل ہو جاتا ہے۔

حضرت اقبالؒ نے گورستان شاہی کو مخاطب کرکے کہا تھا کہ یہاں وہ حکمران لیٹے ہیں جن کے جاہ وجلال کی دھاک کا ایک زمانہ معترف تھا لیکن آج ان کی قبروں پر قیامت کا سا سکوت طاری ہے، یہ دنیا فانی ہے یہاں کا حسن وجمال، رعب ودبدبہ، اقتدار واختیار اور جاہ وحشمت سب عارضی ہیں۔ اس دنیا کی بہاریں، رنگینیاں، لذتیں، رونقیں اور شادابیاں آنی وفانی ہیں، اس لیے اے غفلت شعار انسانو! رب کریم کی چوکھٹ پر جبین نیاز جھکا دو، کامیابی کا یہی ایک راستہ ہے۔ باقی سارے راستے تباہی، بربادی اور جہنم کے راستے ہیں، اللہ کے آگے گردن جھکا دو کیونکہ سکون قلب کی جنت اہل عجز ہی کو ملتی ہے۔

☆......☆......☆

24 جنوری کا خطبہ جمعۃ المبارک

مورخہ 20 جنوری کا خطبہ جمعۃ المبارک مدرسہ دارالقرآن والحدیث پل کلروالی ضلع مظفر گڑھ میں روپڑی خاندان کے چشم وچراغ

سرپرست جماعت اہلحدیث پاکستان

حضرت مولانا **حافظ عبدالوحید روپڑی** صاحب ارشاد فرمائیں گے۔

[منجانب: حافظ عبدالکریم مدیر مدرسہ دارالقرآن والحدیث پل کلروالی ضلع مظفر گڑھ 0300-6734548]

نماز کی تیس فضیلتیں

قاری عبداللہ ظہیر

(1) نماز تمام اعمال سے افضل عمل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل عمل کونسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **الصلوۃ علی وقتھا** ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' (صحیح مسلم)

(2) نماز اللہ تعالی اور بندے کے درمیان ایک رابطہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ان احدکم اذا صلی یناجی ربہ** ''نمازی آدمی نماز میں اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔''

(3) نماز دین کا ستون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام امور کی اصل اسلام ہے اور نماز دین اسلام کا اہم ترین ستون ہے اور اسلام کی کوہان چوٹی جہاد ہے۔ (ترمذی)

(4) نماز ایک نور اور روشنی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے **الصلوۃ نور** ''نماز ایک روشنی ہے۔'' (صحیح مسلم)

(5) نماز نفاق سے براءت کا سبب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: **لیس صلوۃ اثقل علی المنافقین من صلوۃ الفجر والعشاء ولو یعلمون مافیھما لاتوھما ولو حبوا** ''منافقین پر سب سے زیادہ بھاری صبح وعشاء کی نماز ہے اور اگر یہ لوگ جان لیں کہ ان دونمازوں میں کتنا بڑا ثواب ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوں خواہ انہیں گھٹنوں کے بل کیوں نہ آنا پڑے۔'' (متفق علیہ)

(6) نماز جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر** ''وہ آدمی جہنم کی آگ میں ہرگز داخل نہیں ہوگا جس نے طلوع شمس اور غروب شمس سے پہلے نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر کی نماز۔'' (صحیح مسلم)

(7) نماز برائی و بے حیائی سے روکتی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: **ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر**. ''یقینا نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔'' (العنکبوت: ۴۵)

(8) نماز اللہ تعالی کی مدد کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: **واستعینوا بالصبر والصلوۃ**. ''صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو'' (البقرہ: ۴۵) یعنی مصائب میں صبر کرنے اور نماز پڑھنے سے اللہ تعالی کی مدد کا نزول ہوگا

(9) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے آدمی کی نماز سے افضل ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **صلوۃ الجماعۃ افضل من صلوۃ الفرد بسبع وعشرین درجۃ**. ''جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے 27 درجے افضل ہے۔'' (متفق علیہ)

(10) نمازی آدمی کے لیے فرشتے رحمت وبخشش کی دعا کرتے ہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **الملائکۃ تصلی علی احدکم مادام فی مصلاہ الذی صلی فیہ مالم یحدث تقول اللھم اغفرلہ وارحمہ**. ''جب تک نمازی اپنی نماز والی جگہ پر باوضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے بخشش اور رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔'' (متفق علیہ)

(11) نماز گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **من توضا للصلوۃ فاسبغ الوضوء ثم مشی الی الصلوۃ المکتوبۃ فصلاھا مع الناس اومع الجماعۃ اوفی المسجد غفرلہ ذنوبہ**. ''جس نے نماز کے لیے اچھی طرح کامل وضو کیا پھر فرض نماز پڑھنے کے لیے چلا تو اس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی یا مسجد میں نماز پڑھی تو اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔'' (صحیح مسلم)

(12) پانچ نمازیں جسم سے گناہوں کے نکلنے کا ذریعہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: **ارایتم لو ان نھر اباب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحوا اللہ بھن**

الخطایا. ''آپ مجھے یہ بتائیں کہ تمہارے کسی کے دروازے کے سامنے نہر ہو اور وہ ہر روز پانچ دفعہ اس سے غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل رہ جائے گی تو صحابہ کرامؓ نے کہا کہ بالکل نہیں رہے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے تمام خطائیں دور کردیتا ہے۔'' (متفق علیہ)

(13) اللہ کا جنت میں نمازی آدمی کی مہمانی کرنا۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: **من غدا الی المسجد اوراح اعدالله له فی الجنة نزلا کلما غدا اوراح.** ''جو شخص صبح کے وقت یا شام کے وقت مسجد کی طرف گیا اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت میں صبح اور شام مہمانی تیار کرتا ہے۔''

(14) نماز کی طرف اٹھنے والے قدموں کے ذریعے گناہ معاف اور درجے بلند ہوتے ہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: **من تطهر فی بیته ثم مضی الی بیت من بیوت الله لیقضی فریضة من فرائض الله کانت خطوا ته احداهاتحط خطیئة والاخری ترفع درجة.** ''جس شخص نے اپنے گھر سے وضو کیا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف چلا تاکہ اللہ تعالیٰ کا فریضہ ادا کرے تو اس کے ایک قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔'' [صحیح مسلم]

(15) نماز کی طرف جلدی آنے میں عظیم اجر ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: **ولو یعلمون مافی التهجیر لاستبقوا الیه.** ''اگر لوگ جان لیں کہ نماز کی طرف جلدی آنے میں کتنا بڑا ثواب ہے تو وہ اس کے حصول کے لیے سبقت کریں۔'' (متفق علیہ)

(16) نماز کا منتظر آدمی نمازی ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: **لا یزال احدکم فی صلوة مادامت الصلوة تحبسه لایمنعه ان ینقلب الی اهله الا الصلوة.** ''نمازی آدمی لگاتار نماز میں ہی ہوتا ہے، جب تک اسے اپنے گھر میں جانے سے فقط نماز ہی روکے ہوئے ہو۔'' [متفق علیہ]

(17) جس نمازی کی آمین فرشتوں کے موافق ہوگئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جب تم میں سے کوئی (نماز) میں آمین کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمانوں میں آمین کہتے ہیں تو جب ایک کی آمین دوسرے کے ساتھ موافق آجائے تو آدمی کے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

(18) نمازی آدمی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **من صلی الصبح فهو فی ذمة الله.** ''جس نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی حفاظت میں ہوجاتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

(19) قیامت کے دن نمازی آدمی کا نور کامل ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **بشروا المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامة.** ''اندھیروں میں مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی کی خوشخبری دے دو۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

(20) جس شخص نے عصر اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اس کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **من صلی البردین دخل الجنة.** ''جس نے فجر اور عصر کی نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' [متفق علیہ]

(21) نماز نفاق سے اور جہنم سے براءت کا ذریعہ ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **من صلی اربعین یوما فی جماعة یدرک التکبیرة الاولی کتبت له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق.** ''جس شخص نے (رضائے الٰہی) کی خاطر چالیس دن باجماعت نماز ادا کیا اور تکبیر اولیٰ حاصل کی تو اس کے لیے دو چیزوں سے براءت لکھ دی جاتی ہے، ایک جہنم کی آگ سے برائت اور دوسری نفاق سے برائت۔'' (صحیح الجامع: ۶۳۶۵)

(22) نماز کی پابندی دخول جنت کا سبب ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: **((خمس صلوات کتبهن الله علی العباد من جاء بهن لم یضیع منهن شیئا استخفافا بحقهن کان له عندالله عهد ان یدخله الجنة ومن لم یات بهن فلیس له عندالله عهد ان شاء عذبه وان شاء ادخله الجنة))** ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں بندوں پر فرض کی ہیں جس شخص نے ان کو ادا کیا اور ان کے حق کو حقیر سمجھتے ہوئے ان میں سے کسی کو بھی ضائع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے لیے عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے انہیں ادا نہ کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد نہیں وہ اگر چاہے گا تو اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے جنت میں داخل کردے گا'' [صحیح الترغیب: ۳۷۰، صحیح الجامع: ۳۲۴۳]

(23) نماز گناہوں کا کفارہ ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

الصلوات الخمس كفارات لما بينهن. ''پانچ نمازوں کی پابندی آدمی کے تمام (صغیرہ) گناہ مٹا دیتی ہیں۔''

(24) نماز ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ((بني الاسلام على خمس شهادة ان لااله الاالله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وايتاء الزكوة والحج وصوم رمضان)) ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔'' [صحیح بخاری: ۸]

(25) نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: حبب الي من الدنيا النساء والطيب وجعل قرة عيني في الصلوة. ''دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو مجھے محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' (نسائی: ۳۹۳۹)

(26) اللہ تعالیٰ نے اعضاء سجدہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: وحرم الله على النار ان تأكل اثر السجود. ''اللہ تعالیٰ نے آگ پر اثر سجدہ کو کھانا حرام کر دیا ہے۔'' (صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل السجود)

(27) اچھی طرح وضو کرنے کے بعد خشوع وخضوع سے دو رکعتیں پڑھنا جنت کے وجوب کا سبب ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ما من مسلم فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة. ''کوئی بھی مسلمان آدمی اچھی طرح وضوء کرتا پھر وہ دو رکعتیں خشوع وخضوع سے پڑھتا ہے اسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

(28) کثرت نوافل سے جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہونا۔ ربیعہ بن کعب اسلمی کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا تو میں آپ کے پاس وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کوئی سوال کر لے تو میں نے کہا میں جنت میں آپکا ساتھ چاہتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے علاوہ؟ میں نے کہا میرا سوال یہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے لیے کثرت سجود سے میری مدد کر۔ (ابوداؤد: ۱۳۲۰)

(29) نماز کی وجہ سے جہنم کی آگ آدمی پر حرام کر دی جاتی ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: من حافظ على اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها حرم على النار. ''جس نے ظہر سے پہلے اور بعد چار چار رکعات نماز پڑھی وہ جہنم کی آگ پر حرام کر دیا جاتا ہے۔'' (صحیح الجامع: ۶۱۹۵)

(30) نماز کی وجہ سے آدمی کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ: من صلى الضحى اربعا وقبل الظهر اربعا بني له بيت في الجنة. ''جس نے چاشت کی چار رکعتیں اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔'' [صحیح الجامع: ۲۳۴۰]

بقیہ اداریہ

دوران نماز اگر امام صاحب بھول جائیں تو مرد مقتدی سبحان اللہ کہے گا لیکن اگر مرد خیال نہ کریں تو عورت نے امام صاحب کو متنبہ کرنا ہو کہ وہ بھول گئے ہیں تو وہ حالت نماز میں سبحان اللہ کہنے کی بجائے اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کو مارے گی۔ اسی طرح اگر گھر میں خاوند کا کوئی دوست یا غیر مرد دروازے پر آیا ہے تو اس سے بات کرتے ہوئے آواز کی فطری لوچ کو دباتے ہوئے معمولی سختی پیدا کرے گی تا کہ اس کی آواز آنے والے کے دل میں غلط سوچ نہ پیدا کرے۔ سب سے پہلے قبیح حرکت جو کئی سالوں سے دیکھنے میں آ رہی ہے وہ بجلی کی چوری ہے۔ ہائے افسوس جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بستر کی چادریں اُدھار مانگ کر مکر جانے والی فاطمہ مخزومیہ کا ہاتھ کاٹ ڈالا تھا۔ آج اس کی امت اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانے کے لیے واپڈا کی تاروں میں کنڈیاں لگا کر جشن چراغاں کا کرتی ہے اور یہ بیماری تقریباً پورے ملک میں پھیل گئی ہے۔ ایک رات میں کروڑوں روپے کی بجلی چوری کی جاتی ہے اور چوری کی بجلی سے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا جشن منایا جاتا ہے۔

میرے بھائیو! آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو، تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر غور وفکر کرو اور مروجہ جشن میلاد کے جلوسوں، جلسوں، مجالس نعت خوانی، جشن چراغاں ان سب کا جائزہ لے کر فیصلہ کرو کہ کیا یہ سب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے؟ ان میں سے کون سا عمل ہے جو اسوۂ رسول ہو یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

جماعتی خبریں

اظہار تشکر

ہم جماعت غرباء اہلحدیث کراچی کے امیر حضرت مولانا عبدالرحمن سلفی، محقق العصر مولانا ارشادالحق اثری، پروفیسر ثناء اللہ خاں، مولانا نسیم اللہ ایڈووکیٹ، مولانا ادریس خلیل، حافظ عبدالحنان آف فیصل آباد ودیگر تمام شخصیات جنہوں نے حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کے صاحبزادے رئیس الجامعہ اور مدیر مسؤل تنظیم اہلحدیث کی وفات پر ٹیلی فون یا تعزیتی لیٹرز کے ذریعے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کی مغفرت کے لیے دعائیں کی ہیں، ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

[ادارہ]

تعزیتی لیٹر بنام انجمن تنظیم اہلحدیث لاہور کے نام

محترمی ومکرمی! نظام قدرت ہے کہ اس دار فانی میں جو بھی آیا ہے اس کو ایک دن واپس بھی جانا ہے اور یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو ہر ایک کے ساتھ پیش آئے گا۔ اس سے کسی کو بھی مفر نہیں۔ آپ کے ادارے کے رئیس کی وفات کے بارے میں سن کر بہت افسوس ہوا، مرحوم حافظ محمد جاوید روپڑیؒ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔

مدرسہ تحفیظ القرآن والحدیث کسووال کے جملہ ممبران سب پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

حافظ عزیز الرحمان سلفی

خادم مدرسہ تحفیظ القرآن والحدیث کسووال

دعوت توحید کانفرنس

اہلحدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام عظیم الشان دعوت توحید کانفرنس مورخہ 5 جنوری 2014ء بروز اتوار بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد طوبیٰ اہلحدیث L-134/9 ساہیوال میں بڑے تزک واحتشام سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے تحریک دعوت توحید پاکستان کے کنوینر میاں محمد جمیل، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، حضرت مولانا نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، حضرت مولانا عزیز الرحمان توحیدی ودیگر علمائے کرام نے خطابات کرتے ہوئے کہا کہ سجدہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی خاص ہے اور مخلوق کے لیے سجدہ حرام ہے، خواہ تعظیمی ہی کیوں نہ ہو۔ شریعت مطہرہ نے کسی بھی صورت میں اس کی اجازت نہیں دی ہے، کیونکہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی وسماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ مستحق عبادت نہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق میں سے کسی کو بھی مستحق عبادت سمجھنا یا اس کو عبادت الٰہی میں شریک کرنا شرک ہے، جو توحید کی ضد اور شرک اکبر ہے اور اگر کوئی انسان قبر، شجر، حجر، دیوی، دیوتا، شاہ وگدا، نیک وبد وغیرہ کی پرستش وبندگی نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک مانتا اور صرف اسی کی عبادت کرتا ہے تو یہ بہت بڑی سعادت اور خوش بختی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی الوہیت اور ربوبیت میں کسی کو شریک نہ کرنا ہی خلاصہ توحید ہے۔ لائق مبارک ہے وہ انسان جو قرآن وحدیث کے مطابق عقیدہ رکھتا اور عمل کرتا ہے۔ نیز کانفرنس شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی حفظہ اللہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

ایک مکتوب شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی اور مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی کے نام

السلام علیکم

محترمی ومکرمی! اُمید واثق ہے کہ بحمد للہ بخیریت ہوں گے۔ چند دن قبل ملک عبدالرشید عراقی سے معلوم ہوا کہ حافظ محمد جاوید روپڑیؒ رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ومغفور نہایت متقی و

پارسا انسان تھے۔ اُن کی طبیعت میں درویشی پائی جاتی تھی۔ اُن سے متعدد بار مصافحہ ومعانقہ کا بھی شرف حاصل ہوا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام خطائیں معاف فرمائے اور ان کو کروٹ کروٹ اپنی آغوش رحمت میں رکھے اور آپ کو (حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی) کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

والسلام

ابوعمر عبدالعزیز سیال، سوہدرہ

میاں محمد ظفر وٹو کو صدمہ

نائب ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث ضلع اوکاڑہ میاں محمد ظفر وٹو کے بہنوئی میاں غلام مرتضیٰ ایک سال سے عارضہ جگر میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ 7 جنوری قضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ مولانا محمد اکرم مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علمائے کرام اور علاقہ بھر سے کثیر تعداد میں افراد نے شرکت کی۔ ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

[ادارہ]

ایک مکتوب شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی اور مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی کے نام

السلام علیکم

مورخہ 3 جنوری کے "تنظیم اہلحدیث" کے پہلے ہی صفحہ پر جب پڑھا کہ حافظ محمد جاوید روپڑیؒ بھی داغ مفارقت دے گئے اناللہ وانا الیہ راجعون، دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور پسماندگان بالخصوص روپڑی برادران کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

راقم الحروف اکثر اپنے والد گرامی مولانا شہاب الدین ثاقب زیرویؒ کے ساتھ جامع القدس لاہور میں آتا تو حافظ عبدالقادر روپڑیؒ، حافظ محمد احمد روپڑیؒ اور حافظ محمد جاوید روپڑیؒ سے سیر حاصل گفتگو ہوتی۔ یقیناً مرحوم کا وجود اس قحط الرجال کے دور میں کسی نعمت سے کم نہیں تھا مگر کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا پڑتا ہے۔

شریک غم

ڈاکٹر مسعود ثاقب، پیپلز کالونی ڈاکخانہ ممتاز آباد، ملتان

انتقال پُرملال

کلیانہ ضلع پاکپتن کے زمیندار اور عالم دین مرکزی جمعیت اہلحدیث کے کارکن حضرت مولانا پیر فیض اللہ شاہ چشتی اچانک ہارٹ اٹیک ہونے سے مورخہ 2 جنوری بروز جمعرات صبح 4 بجے اپنے خالق حقیقی سے جاملے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی نے نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں بہاولنگر، پاکپتن، ساہیوال ودیگر مضافات سے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی، مرحوم کی دینی وسماجی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا۔

ادارہ دارالحدیث اوکاڑا کے اساتذہ، طلبہ اور انتظامیہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو قبول فرمائے اور ان کی بشری خطاؤں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

[شریک: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑا 0312-4403173]

مرشد اہل حدیث کانفرنس

مورخہ 29 جنوری 2014ء بروز بدھ بعد از نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث کوٹ جہانگیر میں مُرشد اہل حدیث کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں قاری محمد حنیف ربانی، مولانا عبداللہ نثار، مولانا عبدالسمیع عاصم ودیگر علمائے کرام خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

[منجانب: حافظ عبدالخالق خطیب جامع مسجد کوٹ جہانگیر گوجرانوالہ]

اللہ اکبر میرج سنٹر

الحمد للہ! ہمارے ہاں ہر برادری اور اہلحدیث گھرانوں سے تعلق رکھنے والے لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتے درکار ہیں۔ خواہش مند حضرات درج ذیل نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

[حافظ محمد صدیق طاہر 0300-7336149]

حضرت مولانا حافظ محمد جاوید روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا قاری تاج محمد شاکر

لو حافظ محمد جاوید روپڑی بھی چل بسے	طویل مدت سے جو بڑے بیمار تھے
حضرت العلام کے تھے لخت جگر	بہت شرک و بدعت سے بیزار تھے
مہمان نواز کم سخن شب زندہ دار	ہے حقیقت وہ یاروں کے یار تھے
خبر سن کر وفات کی صدمہ ہوا	اپنے بیگانے سب اشک بار تھے
محب وطن اور محب دین و ایماں	پوری حیات وہ رہے خود دار تھے
پیکر زہد و علم حق شناس	باطل سے رہے برسر پیکار تھے
لوٹ کر آئے نہیں جو بھی گئے	اہل علم تو روپڑی بے شمار تھے
وہ کہ حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ	علم میں گزرے جن کے لیل و نہار تھے
وہ کہ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ	کس قدر سادہ تھے با کردار تھے
آج بھی مسلک میں ان کی دھوم ہے	ذی وقار طرحدار جانثار تھے
عاملین قرآن و سنت روپڑی	اولیاء اللہ کے خدمت گزار تھے
معاف کر مولا ان کی غلطیاں	وہ تیری رحمت کے طلبگار تھے
رہے سلامت تاج ان کا جامعہ	یہ کبھی اس چمن کی بہار تھے

انمول موتی

❁ کمزور دشمن اگر دوستی جتائے اور فرمانبرداری دکھائے تو سمجھ لو وہ موقعہ پا کر وار کرنا چاہتا ہے ❁ ایسے دوستوں سے جو آپس میں دشمن ہوں علیحدہ علیحدہ اس طرح ملو کہ اگر کسی وقت دونوں میں دوستی ہو جائے تو تمہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے

❁ جو بات بے پوچھے معلوم ہو سکے اس کے پوچھنے میں جلدی نہ کرو تا کہ وقار میں فرق نہ آئے ❁ کام ہمیشہ صبر و استقلال سے انجام پاتے ہیں اور جلدی کرنے والے مفت میں منہ کے بل گرتے ہیں ❁ نالائق دوستوں کے پاس بیٹھ کر کوئی لائق نہیں بن سکتا۔ [حافظ محمد یونس عزیز کنگن پوری]

WEEKLY LAHORE

TANZEEM AHL.E.HADITH

تنظیم اہلحدیث

C.P.L-104

فون مدیر اعلی 042-36581025

فون مدیر مسئول 042-35854010

پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ سلف صالحین کے طریق کی علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

اعلان داخلہ

بانیان

عبداللہ محدث · محمد اسماعیل · عبدالقادر

سعودی یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق اور ان میں داخلے کا سنہری موقع

شعبہ جات

1 درس نظامی 2 تحفیظ القرآن الکریم 3 وفاق المدارس السلفیہ 4 دارالافتاء 5 تصنیف و تالیف

6 دعوت و ارشاد 7 فن مناظرہ 8 کمپیوٹر لیب 9 علاوہ ازیں بی اے تک عصری تعلیم لازمی ہے۔

خصوصیات

- 28 قابل محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی زیرنگرانی
- اسلامی یونیورسٹی میں داخلے کے لیے طلبہ کو عربی زبان میں تقریر و تحریر کی تربیت
- وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق اور اس کی تیاری کا بندوبست
- فاضل عربی کی تیاری
- فن مناظرہ میں طلبہ کی خصوصی ٹریننگ
- طلبہ کی تحریری تربیت کے لیے جامعہ سے ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" میں مضامین کی اشاعت
- ہفتہ وار طلبہ کا تقریری مقابلہ
- طلبہ کے قیام و طعام اور علاج معالجہ کا معقول انتظام

خوشخبری

اس سال جامعہ ہذا میں باقاعدہ شعبہ تجوید کا آغاز کر دیا گیا ہے

اس میں حفاظ کرام طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا اور آخر میں تجوید کی سند بھی دی جائے گی

شرائط داخلہ

طالب علم کم از کم مڈل پاس ہو

حافظ قرآن اور اردو پڑھ لکھ سکتا ہو

داخلہ کے وقت ہر طالب علم اپنے سرپرست یا والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائے

الداعی الی الخیر

حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

0345-7656730 0423-7656730